مسجد بنانا سُنّتِ انبیا ہے

17-August-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

17 اگست، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

مسجد بنانا سُنّتِ انبیا ہے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿....مسجد بنانا سُنّتِ انبیا ہے
- ✿....مُحَدِّثِ اَعْظَم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعمیرِ مساجد
- ✿....مسجد بنانے کے فضائل پر 2 احادیث
- ✿....اللہ والوں کی مبارک عادات
- ✿....مسجد کی بے ادبی کی چند صُورتیں

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم مؤذِّن کو اذان کہتے سُنو تو (اذان کا جواب دیتے ہوئے) ایسے ہی کہو، جیسے مؤذّن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو! کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔(1)

مایوس کیوں ہو عاصِیو! تم حوصَلہ رکھو | رَب کی عطا سے انکا کرم ہے سبھی کے ساتھ
خطبہ، اذاں، نماز، عبادت کوئی سی ہو | ذِکرِ نبی ضرور ہے ہر بندگی کے ساتھ(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَفَرِ ہجرت، سَفَرِ تعمیرِ مساجد

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تقریباً 40 سال کی عمر مبارک (**Age**) میں اِعْلانِ نبوت فرمایا، اس کے بعد سے 13 سال تک آپ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما رہے اور نیکی کی دعوت دیتے رہے۔ کم و بیش 53 سال کی عمر مبارک میں آپ نے اللہ پاک کے حکم سے مکہ مکرمہ کو چھوڑا اور مدینۂ مُنَوَّرہ کی طرف ہجرت (**Migration**) فرمائی۔

(1)...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول...الخ، صفحہ: 151، حدیث: 384۔
(2)...وسائل بخشش، صفحہ: 211۔

ربیع الاوّل کی 12 تاریخ تھی [1] جب آپ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے یارِ غار و یارِ مزار حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہ عنہ کے ساتھ قبیلہ عَمرو بن عَوف میں تشریف لائے۔ یہ جگہ مدینہ مُنَوَّرہ سے 3 میل کے فاصلے پر تھی، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں چند دِن قیام فرمایا اور اس مقام پر سب سے پہلا کام جو آپ نے کیا، وہ یہ تھا کہ آپ نے ایک جگہ پسند فرمائی اور اس مقام پر ایک مسجد کی بنیاد (**Foundation**) رکھی۔ [2] یہ تاریخِ اسلام کی سب سے پہلی مسجد تھی، جسے **مسجدِ قُبَا** کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس مسجد کی فضیلت میں رَبِّ کائنات کا یہ مبارک ارشاد قرآنِ کریم کے مُقدَّس صفحات پر جگمگا رہا ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ (پارہ:11، التوبہ:108)	ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قُبَا کے مقام پر 14 یا 24 دِن قیام فرمایا، اتنے دِنوں میں **مسجدِ قُبَا** کی تعمیر (**Construction**) مکمل ہو چکی تھی، پھر آپ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ مُنَوَّرہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں قبیلہ بنو سالم کے ہاں پڑاؤ فرمایا، یہاں آپ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پہلا جمعہ ادا فرمایا، یہ جمعہ جس مسجد میں ادا کیا گیا تھا، وہ مبارک مسجد آج بھی **مسجدِ جمعہ** کے نام سے مشہور (**Famous**) ہے۔ [3]

پھر آپ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے، یہاں آکر بھی آپ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ

---

1 ... مدارج النبوۃ، قسمِ دوم، باب چہارم، جلد:2، صفحہ:63۔
2 ... دلائل النبوۃ للبیہقی، باب من استقبل رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ... الخ، جلد:2، صفحہ:500 خلاصۃً۔
3 ... سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:175 بتغیر قلیل۔

آلِہٖ وَسَلَّم نے ابتدا (**Start**) ہی میں جو کام انجام دیئے، ان میں ایک اہم ترین (**Important**) کام یہ تھا کہ آپ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک زمین خریدی اور خُود اپنے مبارک ہاتھوں سے وہاں مسجد کی بنیاد رکھی، یہ وہ مبارک مسجد ہے جس کے اِمام کوئی اور نہیں بلکہ خُود امامُ الانبیاء، محبوبِ خُدا صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تھے، یہ **مسجدِ نبوی شریف** ہے،(1) جسے دُنیا کی دوسری اَفْضَل مسجد ہونے کا اعزاز حاصِل ہے۔

مسجد نبوی کے محراب اور منبر پر درود | سبز گنبد اور ہر مینار پر لاکھوں سلام

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سیرت کا کتنا حَسِین پہلو ہے، آپ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کے راستے میں جہاں جہاں پڑاؤ کر رہے تھے، وہاں وہاں مسجد کی بنیاد رکھ رہے تھے ❁ قُبَا میں تشریف لائے تو مسجدِ قُبَا کی بنیاد رکھی ❁ قبیلہ بنو سلیم میں تشریف لائے تو پہلا جمعہ ادا فرمایا اور اس مسجد کا نام مسجدِ جمعہ رکھا گیا ❁ پھر مدینۂ مُنَوَّرہ تشریف لائے تو یہاں بھی مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی مُحَمَّدِ عربی صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہ مبارک میں مسجد کی کتنی اہمیت (**Importance**) ہے۔

مسجد معاشرے کا مرکز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مسجد ہمارا بنیادی مرکز (**Main Center**) ہے، مُعَاشَرے (**Society**) کے حُسْن، ترقی (**Development**)، کامیابی اور بہتری (**Improvement**) کی ابتدا بھی مسجد ہی سے ہوتی ہے اور انتہا بھی مسجد ہی میں ہوتی ہے۔ اَہْلِ اسلام کا وہ شہر، وہ محلہ، وہ

1 ...سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 181-182 خلاصۃً۔

قصبہ، وہ گاؤں نامکمل(**Incomplete**)ہے، جہاں مسجد موجود نہ ہو۔ یہ انبیائے کرام علیہم السَّلام کا پیارا وَصف ہے کہ یہ بلند رُتبہ حضرات جہاں تشریف لے جاتے، وہاں سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھا کرتے تھے، یہاں تک کہ انبیائے کرام علیہم السَّلام کو اپنی رہائش(**Residence**) کی فِکْر نہ ہوتی تھی بلکہ انہیں فِکْر ہوتی تھی تو مسجد بنانے کی ہوتی تھی۔

مسجد بنانا سُنّتِ انبیا ہے

دیکھئے! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام جب دُنیا میں تشریف لائے، ظاہِر ہے تب یہ دُنیا وِیران (**Unpopulated /Vacant**) تھی، صِرْف 2 ہی انسان حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام اور ان کی زوجۂ محترمہ حضرت حواء رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا تھے، یہ مکان(**Residence**)، کوٹھیاں (**Mansions**)، عالی شان محلّات(**Splendid Palaces**)وغیرہ کچھ بھی نہ تھا، اس ماحول میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو یہاں اس زمین پر آکر جس چیز کی فِکْر ہوئی، وہ یہی مَسْجِد تھی۔ آپ نے اس دُنیا میں تشریف لا کر سب سے پہلے مسجد بنائی، آپ سری لنکا میں تشریف لائے تھے، وہاں سے پیدل چل کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور **کعبہ شریف** تعمیر(**Construct**)کیا۔ اسی طرح طوفانِ نُوح کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے کعبہ شریف کی دوبارہ تعمیر کی، آپ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کو اُن کی والدہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی بے آباد وادی(**Desolate Valley**) میں چھوڑ کر گئے، پھر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی قربانی(**Sacrifice**)کا واقعہ ہوا، کتنی قربانیاں پیش کرنے کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے کعبہ شریف کی تعمیر کا شرف حاصِل کیا

مسجدِ اَقْصیٰ جہاں پیارے آقا، معراج کے دولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شبِ معراج تشریف لے کر گئے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کو نماز پڑھائی، اس مبارک مسجد کی پہلی تعمیر حضرت

یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے کی آپ سَفَر پر تھے، ایک مقام پر آرام فرمایا، وہاں آپ پر پہلی بار وحی آئی، لہٰذا آپ نے اسی مقام پر ایک مسجد کی بنیاد رکھی، (بعد میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی تعمیر مکمل فرمائی)۔[1]

آپ کا گھر کونسا ہے؟

اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہ ہستی ہیں کہ آپ نے اپنے لئے کوئی مکان بنایا ہی نہیں تھا، ایک مرتبہ کسی نے آپ سے پوچھا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! آپ کا گھر کونسا ہے؟ فرمایا: **مسجد میرا گھر ہے۔**[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے انبیائے کِرام علیہم السَّلَام کا مبارک کردار...!! اس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ❁ ایک اسلامی معاشرے (**Islamic Society**) کا اَہَم ترین بلکہ بنیادی مرکز مسجد ہے ❁ مسجد اسلام کی پہچان ہے ❁ دِین کی علامت ہے ❁ اور ایک مسلم معاشرے کی عِزّت و وقار (**Dignity**) کا بلند ترین مِنار ہے۔

زمین کا بہترین ٹکڑا

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگائیے کہ مسجد کو زمین کا سب سے بہترین حِصَّہ قرار دیا گیا ہے۔ ویسے ساری ہی زمین اللہ پاک کی ہے، ساری زمین کا خالق، ساتوں آسمانوں کا خالق رَبِّ قدیر ہی ہے مگر زمین کا وہ ٹکڑا جسے مسجد کے لئے خاص کر دیا گیا ہو، اس حِصَّۂ زمین کی شان ہی نِرالی (**Unique**) ہے۔ صحابیٔ رسول حضرت انس

---

1 ...انس الجلیل لمجیر الدین حنبلی، جلد: 1، صفحہ: 71 خلاصۃً۔

2 ...مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الزہد، باب ما قالوا فی البکاء من...الخ، جلد: 8، صفحہ: 321، حدیث: 187۔

بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو رسولِ اکرم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: اَیُّ البقاعِ خَیْرٌ یعنی اے جبریل! زمین کا کونسا حِصّہ بہتر ہے؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: لَا اَدْرِی یعنی یارسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! میں نہیں جانتا۔ فرمایا: پھر اللہ کریم سے اس بارے میں سُوال کرو! معلوم کرو کہ زمین کا کونسا حِصّہ بہتر اور پسندیدہ ہے۔

یہ سُنا تو (بارگاہِ اِلٰہی کے آداب کا خیال کرتے ہوئے) حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام رو پڑے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! ہمیں کہاں حق پہنچتا ہے کہ اللہ پاک سے کچھ پوچھیں، وہ جو چاہتا ہے، ہمیں عِلْم عطا فرماتا ہے۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آسمانوں میں گئے، کچھ دیر بعد واپس آ کر عرض کیا: خَیْرُ الْبُقَاعِ الْمَسَاجِدُ بُیُوْتُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! زمین کا بہترین حِصّہ مساجِد ہیں، یہ زمین پر اللہ پاک کے گھر ہیں۔

رسولِ اکرم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پھر پوچھا: اَیُّ الْبُقَاعِ شَرٌّ یعنی اے جبریل! زمین کا بدترین حِصّہ کونسا ہے؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام پھر آسمان پر گئے، کچھ دیر بعد واپس آکر عرض کیا: شَرُّ الْبُقَاعِ الْاَسْوَاقُ یعنی زمین کا بدترین حِصّہ بازار (**Bazar/Market**) ہیں۔[(1)]

حکیم الامّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اسی مفہوم کی ایک **حدیثِ پاک** کی شرح میں لکھتے ہیں: مسجدوں میں اَکْثَر ذِکْرُ اللہ (مثلاً: نماز، جماعت، خطبہ، بیان کرنے سننے وغیرہ) کے لئے حاضری ہوتی ہے اور بازاروں میں اکثر جھوٹ، فریب، غیبت وغیرہ (گُناہ زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے مسجدیں بہترین مقام ہیں اور بازار زمین کا بدترین حِصّہ ہیں)۔[(2)]

1 ... معجمِ اوسط، جلد:5، صفحہ:223، حدیث:7140۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:1، صفحہ:433۔

اَوْلیائے کرام اور مساجِد کی تعمیر

اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ انبیا واَوْلیا! مسجد بنانا جس طرح انبیائے کرام علیہم السَّلام کی مبارک سُنّت ہے، ایسے ہی اَوْلیائے کرام کا مبارک طریقہ بھی ہے۔ الحمدللہ! اَوْلیائے کرام کا بھی یہی انداز رہا ہے کہ جہاں تشریف لے جاتے، وہاں ضرورتاً مسجد تعمیر فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آج ہمیں گلی گلی میں جو مساجِد نظر آ رہی ہیں، یہ انبیائے کرام اور اَوْلیائے عُظّام ہی کا فیضان ہے۔

مُحَدِّثِ اَعْظَم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعمیرِ مساجِد

حُضُور مُحَدِّثِ اَعْظَم پاکستان رَحمۃُ اللہِ علیہ کو مسجدیں بنانے سے بہت لگاؤ تھا۔ فیصل آباد (پنجاب پاکستان) تشریف لانے کے بعد آپ نے کئی مساجِد تعمیر کروائیں اور کئی مساجِد کا سنگِ بنیاد آپ نے رکھا۔

یہ یقیناً حُضُور مُحَدِّثِ اَعْظَم پاکستان رَحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامت ہی ہے کہ آپ دورانِ سَفَر کسی بے آباد جگہ نَماز ادا فرمالیتے تو وہ جگہ آباد بھی ہو جاتی اور اس مقام پر مسجد بھی تعمیر ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ نے دورانِ سَفَر اَڈّا مُرِید والا (ضلع فیصل آباد) میں نَمازِ عصر ادا فرمائی، قریبی نہر کے پانی سے وُضُو فرمایا، اس وقت یہاں نہ آبادی تھی، نہ کوئی مسجد۔ آپ نے خالی جگہ نَماز ادا کی، نَماز کے بعد فرمایا: کیا ہی اچھا ہو کہ یہاں سُنِّیوں کا ایک مدرسہ اور ایک مسجد ہو! تاکہ یہ جگہ آباد ہو جائے۔ الحمدللہ! اب یہ جگہ آباد ہے اور یہاں عاشقانِ رسول کا ایک مدرسہ اور شاندار مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔[1]

---

1 …حیاتِ مُحَدِّثِ اَعْظَم، صفحہ: 117۔

دعوتِ اسلامی مسجد بناؤ تحریک ہے

اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ صحابہ واَولیاء! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** فیضانِ انبیا بھی ہے، فیضانِ صحابہ بھی ہے، فیضانِ اَہلِ بیت بھی ہے اور فیضانِ اَولیا بھی ہے۔ جیسے انبیائے کرام علیہم السلام مسجدیں تعمیر فرمایا کرتے تھے، اَولیائے کرام مسجدیں بنایا کرتے تھے، الحمد للہ! ان کے فیضان سے **دعوتِ اسلامی مسجد بناؤ تحریک بھی ہے اور نمازی بڑھاؤ تحریک بھی** یعنی دعوتِ اسلامی مسجد بناتی بھی ہے، پھر اسے آباد کرنے کی بھرپُور کوشش بھی کرتی ہے۔ جی ہاں! دعوت اسلامی 12 دینی کاموں کے ذریعے، نیکی کی دعوت، مدنی قافلوں کے ذریعے، اجتماعات، فجر کے بعد تفسیر سننے سنانے کے حلقوں اور مساجد و مراکز (فیضانِ مدینہ) میں مختلف مدنی کورسز کے ذریعے نمازی بننے اور مساجد کو آباد کرنے کا درس عام کر رہی ہے۔ اسی طرح وہ مساجد جو سالہا سال سے بند تھیں جن میں بدنصیبی سے کوئی آتا نہ تھا دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول نے وہاں جا کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ (نیکی کی دعوت) کے ذریعے مساجد میں لگے تالوں کو کھولا اور ان کو آباد کیا ہے۔ دعوت اسلامی کا ایک شعبہ **خُدّامُ المساجد والمدارس** ہے۔ اس شعبے کا کام ہی مسجدیں اور مدارس بنانا ہے۔ آیئے! مساجد بنانے کی کارکردگی سماعت کیجئے!

شعبہ خُدَّام المساجد کی کارکردگی

الحمد للہ! دعوت اسلامی کے زیر انتظام اب تک کل :4533 مسجدیں بن چکی ہیں۔ مزید 931 مساجد کی جگہ خریدی جا چکی ہے۔ ایک مسجد بنانے کا کم سے کم خرچہ 18 سے 20 لاکھ ہوتا ہے۔ حال ہی میں جب غیر مسلموں نے قرآن پاک کی معاذاللہ بے حرمتی کی تو

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بہت خوبصورت اعلان فرمایا: کہ ہم قرآن پاک کے 540 رکوع کی نسبت سے 540 مساجد **فیضان قرآن** کے نام سے بنائیں گے اور ساتھ یہ بھی اعلان فرمایا: کہ ماہ رمضان المبارک سے پہلے ان میں نمازیں بھی شروع کرنی ہیں۔اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! الحمدللہ! 15 اگست 2023 تک **فیضانِ قرآن** مسجد کے لئے تقریباً 430 پلاٹ مل چکے ہیں، تقریباً 144 پلاٹس پر سنگِ بنیاد رکھا جاچکا ہے اور 11 جگہوں پر باقاعدہ نمازوں کا آغاز بھی ہوچکا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن سب مل کر دل کی گہرائیوں سے نعرہ بلند کیجئے!

فیضان قرآن! | جاری رہے گا اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

مسجد بنانے کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! مسجد بنانا یا اس کی تعمیر میں حصہ لینا بڑی فضیلت کا کام ہے۔اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پارہ:10، التوبہ:18)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: (معلوم ہوا:) مسجد بنانے، اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق صحیح مؤمن ہونے کی علامت ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ توبہ، زیرِ آیت:18، جلد:10، صفحہ:204۔

مسجد بنانے کے فضائل پر 2 احادیث

(1): اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ پاک کے لیے مسجد بنائے گا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔[1] (2): رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ جس نے مسجد اس لئے بنائی تاکہ اس میں اللہ پاک کا ذکر کیا جائے تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[2]

کاش! ہمیں بھی مسجد بنانے کی توفیق ملے اللہ پاک نے وُسعت عطا فرمائی ہے تو پُوری کی پُوری مسجد بھی تعمیر کرنی چاہئے، بڑی سعادت کی بات ہے، اگر اتنی وُسعت نہیں تو خیر...!! اللہ پاک نے جتنی توفیق بخشی ہے، مسجد کی تعمیر و ترقی میں اُتنا ہی حِصّہ (**Share**) شامِل کر لیجئے! مسجد کی تعمیر کے لئے ریت، بجری، سیمنٹ وغیرہ مہیا کر دینا، مسجد میں ضرورتاً ٹائلیں وغیرہ لگوا دینا، مسجد کا وُضو خانہ بنوا دینا، منبر بنوانا، صفوں کا انتظام کر دینا وغیرہ یہ سب مسجد کی تعمیر و ترقی ہی کا حِصّہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ایک شعر ہے:

اَفْلَحَ مَنْ يُّعَالِجُ الْمَسَاجِدَا | وَيَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا[3]

ترجمہ: وہ کامیاب ہے جو مسجدیں تعمیر کرتا ہے اور اُٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ہم نے مسجدیں بنانی بھی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مسجدوں کو آباد بھی کرنا ہے، نمازیوں کی تعداد بھی بڑھانی ہے، خُود بھی مسجد میں دِل لگانا ہے اور مدنی قافلوں کے ذریعے، درس و بیان کے ذریعے، مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے، علاقائی

---

1 ...مسلم، کتاب المساجد، باب فَضْلُ بِنَاءَ الْمَسَاجِد...الخ، صفحہ: 197-198، حدیث: 533 ملتقطًا۔

2 ...ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب من بنی للہ مسجدا، صفحہ: 127، حدیث: 735۔

3 ...وفاء الوفاء، الباب الثالث فی اخبار سکانھا...الخ، الفصل العاشر...الخ، جز: 1 جلد: 1، صفحہ: 19۔

دورے اور نیکی کی دعوت کے ذریعے دوسروں کو مسجد کی طرف لانا بھی ہے۔

مسجد کے ساتھ وابستگی کی ضرورت واہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! آج مسجدیں بنانے کی جتنی ضرورت ہے، اس سے کہیں زیادہ مسجدیں آباد کرنے کی ضرورت ہے۔ غور فرمایئے! آج دُنیا بھر میں مسلمان جن مسائل (Problems) سے دوچار ہیں، مجموعی طَور پر کفّار غالِب اور مسلمان مغلوب ہیں، ہمارا مُعَاشرہ جن راہوں پر چل رہا ہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خِلافی، دھوکے بازی، بے ایمانی، ناپ تول میں کمی، منافع خوری، باہمی لڑائی جھگڑے، پریشانیاں، گھریلو مسائل، پھر چوری، ڈکیتی، قتل وغارت گری وغیرہ کتنے ناسُور ہیں جو ہمارے معاشرے کو تباہ وبرباد کرتے چلے جارہے ہیں، ان سب مسائل کے اَسْباب پر اگر غور کیا جائے تو اس کے بہت سارے اسباب میں سے **ایک اَہَم ترین سبب اپنے مراکز یعنی مسجدوں سے دُوری بھی ہے۔** بدقسمتی کے ساتھ (Unfortunately) مسلمانوں کی اَکْثَرِیّت (Majority) مسجدوں سے دُور ہے اور یہ مسجدوں سے دُوری ہی ہے کہ جس کے سبب ضمیر مردہ ہورہے ہیں، انسانوں کے اندر سے انسانیت (Humanity) مِٹ رہی ہے۔

قوموں کے لئے موت ہے مرکز سے جُدائی
ہو صاحِبِ مرکز تو خُودی کیا ہے؟ خُدائی!

وضاحت: خُدائی: یعنی راج، حکمرانی، آقائی۔ یعنی جو قوم اپنے مرکز ہی سے کٹ جائے، وہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی بلکہ تباہ وبرباد (Destroy) ہو کر رہ جاتی ہے اور اگر اپنے مرکز سے جُڑ جائے تو طاقتور (Powerful) بن جاتی ہے، یہ قانونِ قُدرت ہے کہ جو چیز اپنے مرکز کے ساتھ جتنا زیادہ مربوط ہو، جتنی زیادہ جُڑی ہوئی ہو، اللہ کریم اسے اتنی ہی زیادہ ترقی،

کامیابی، طاقت (**Power**) اور عروج عطا فرماتا ہے۔

مسجد ہمارا مرکز ہے، جب تک مسلمان اپنے اس مرکز کے ساتھ مضبوطی سے جُڑے ہوئے تھے، اس وقت تک مسلمان غالِب (**Dominant**) تھے، جب سے مسجدوں سے دُوری ہوئی ہے، مسلمان پستی (**Downfall**) کی طرف بڑھتے ہی چلے جارہے ہیں۔ آپ دَورِ صحابہ و تابعین اور دورِ بزرگانِ دین کا اور آج کل کے معاشرے کا موازنہ (**Comparison**) کر کے دیکھ لیجئے! ❁ پہلے مسلمان غالِب تھے، اب مغلوب (**Submissive**) ہیں ❁ پہلے مسلمان عُروج پر تھے، اب پستی کی طرف مائل ہیں ❁ پہلے معاشرے میں امانت داری زیادہ تھی، اب دغابازی، دھوکہ دہی کا غلبہ ہے ❁ پہلے حیاء عام تھی، اب بے حیائی عام ہے ❁ پہلے سچّائی کا غلبہ تھا، اب جھوٹ کی کَثرت ہے ❁ پہلے خیر خواہی، اَخُوَّت و بھائی چارے (**Brotherhood**) کے جذبات غالِب تھے، اب حسد (**Jealousy**) عام ہے، بھائی بھائی کا گریبان پکڑ رہا ہے، اَخُوّت نام کو نہیں ہے، بھائی چارہ دَم توڑ تا چلا جارہا ہے۔

سبب (**Reason**) کیا ہے؟ اس کا ایک بنیادی سبب اپنے مرکز یعنی مسجد سے دُوری بھی ہے۔ پہلے کے مسلمان مسجد کے ساتھ مربُوط (یعنی جُڑے ہوئے) تھے، یہ مسجد میں ایسے ہوتے تھے جیسے مچھلی پانی میں ہوتی ہے مگر اب کیا حالت ہے؟ اب مسلمان مسجد میں ایسے رہتے ہیں جیسے پرندہ قید (**Prison**) میں ہوتا ہے۔

صحابۂ کرام و بزرگانِ دین کے مختصر واقعات

❁ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِٔ رسول ہیں، آپ کا ایک ننھا بیٹا تھا، جسے آپ بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کا یہ بیٹا جس کا نام ابو عمیر تھا، بیمار ہو گیا، بیماری شِدَّت اختیار کرتی گئی، حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ کو ان کی بہت فِکْر ہوئی، یہاں

تک کہ بیٹے کے غم میں گھل گھل کر آپ بھی کمزور ہو گئے مگر مسجد کے ساتھ محبّت اور وابستگی دیکھئے! جن دِنوں میں آپ کے شہزادے ابوعُمیر بیمار تھے، ان دنوں میں بھی آپ کا معمول تھا کہ نمازِ فجر کے لئے مسجد جاتے تو نِصْفُ النّھار (یعنی زوال کے وقت) تک مسجد ہی میں رہتے، پھر گھر آتے، جب ظہر کا وقت ہو جاتا تو دوبارہ مسجد میں حاضر ہو جاتے اور ظہر سے عصر تک، عصر سے مغرب تک، یہاں تک کہ عشاء کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر آیا کرتے تھے ❁ ایک نابینا (**Blind**) صحابی تھے، آنکھوں کی نعمت میسر نہیں تھی، کوئی ایسا شخص بھی نہیں تھا کہ جس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد پہنچ جایا کرتے، رات کو اندھیرا بھی ہوتا تھا، راستے میں سانپ (**Snake**) بچھو (**Scorpion**) وغیرہ کے نقصان پہنچانے کا خطرہ بھی تھا، اس کے باوُجُود آپ مسجد کے ساتھ ایسی محبّت رکھتے تھے کہ پانچوں نمازیں مسجد میں حاضِر ہو کر باجماعت ادا کیا کرتے تھے[1] ❁ میرے آقا، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی مسجد سے بہت محبّت فرماتے تھے، ایک مرتبہ آپ سخت بیمار ہو گئے، اتنا شدید بیمار ہوئے کہ آپ نے وَصِیّت نامہ بھی لکھوا دیا لیکن اس کے باوُجُود ایسا باکمال جذبۂ ایمانی تھا کہ بیماری کے اَیّام میں بھی ساری نمازیں مسجد میں جا کر باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کرسی پر بیٹھتے اور 4 لوگ آپ کو اُٹھا کر مسجد لے جاتے[2] ❁ اسی طرح مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آخری وقت تک مسجد سے وابستہ رہے، آخری عمر میں آپ کی بینائی (**Eyesight**) کمزور ہو گئی تھی، اس کے باوُجُود پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر باجماعت ادا فرماتے، یہاں تک کہ فجر کے وقت راستوں میں اندھیرا ہوتا، دِکھائی بھی کم

---

1 ...ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، صفحہ: 101، حدیث: 552 ماخوذاً۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 547 بتغیر قلیل۔

دیتا تھا، اس کے باوُجود آپ مسجد جانے سے نہ رُکتے، فجر کی نماز بھی مسجد میں باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! یہ کیسا عظیمُ الشّان جذبہ ہے، مسجد کے ساتھ کیسی حسین محبّت ہے۔ ہم اپنا بھی حال دیکھیں؛ ہمارے سَر میں ذرا درد ہو جائے، ذرا بُخار آئے تو مسجد کی حاضِری سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ کتنے تو ایسے ہوں گے جو ذرا بُخار (**Fever**) وغیرہ کے سبب نمازیں تک قضا کر ڈالتے ہوں گے، بازار جانا پڑ گیا، نوکری پر ہیں، کوئی کام یاد آ گیا تو مسجد کی حاضِری سے چھٹی کر لیتے ہیں، نمازِ باجماعت کی صُورت میں 27 نمازوں کا جو ثواب ملتا ہے اس سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے۔ کاش! ہمیں بھی مسجد کے ساتھ گہری محبّت اور وابستگی نصیب ہو جائے۔

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب | سب کو نَمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے! (2)

مسجد کے ساتھ وابستگی کے فضائل

❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے، مسجد میں جاتے اور آتے وقت اس کے ہر ہر قدم پر ایک گُناہ معاف ہوتا ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے (3) ❁ **بخاری و مسلم** کی حدیث ہے: روزِ قیامت 7 قسم کے لوگ عرشِ اِلٰہی کے سائے میں ہوں گے، ان میں سے ایک وہ ہے جس کا دِل مسجد میں لگا رہتا ہے۔ (4)

---

1 ... تذکرۂ صدر الشریعہ، صفحہ: 31 بتغیر قلیل۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 131۔
3 ... مسندِ امام احمد، جلد: 3، صفحہ: 560، حدیث: 6758۔
4 ... بخاری، کتاب الاذن، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ ... الخ، صفحہ: 225، حدیث: 660 ملتقطاً۔

اللہُ اکبر! کیسی پیاری فضیلت ہے، قیامت کا دِن کیسا ہولناک ہو گا، زمین تانبے کی ہو گی، سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، گرمی اور تپش کے سبب لوگوں کا بُرا حال ہو گا، لوگ اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں لے رہے ہوں گے، اس حالت میں مسجد کے ساتھ محبّت رکھنے والوں کی نِرالی شان ہو گی، مخلوق گرمی میں جھلس رہی ہو گی اور وہ خوش بخت جس کا دِل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ عرشِ اِلٰہی کے سائے میں راحت و آرام میں ہو گا۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (1)

کام کتنا آسان ہے اور انعام کتنا بڑا ہے، کرنا کیا ہے؟ اپنا دِل مسجد میں لگائے رکھنا ہے۔ مسجد میں نماز باجماعت ادا کی، اپنی دُکان پر، کام پر چلے گئے، گھر چلے گئے مگر وہاں جا کر دِل مسجد کی طرف ہی لگا ہوا ہے، دھیان مسجد کی طرف ہے، انتظار ہو رہا ہے کہ کب دوسری نماز کا وقت ہو گا، کب میں مسجد جاؤں گا، مسجد کی محبّت میں بے تاب ہو کر بندہ بار بار وقت دیکھ رہا ہے، دِل ہی دِل میں مسجد کا، نماز کا خیال آرہا ہے، دِل میں مسجد کی یاد ہے اور ضروری کاموں میں مَصرُوف ہے، غرض؛ بندہ جہاں بھی ہو، اس کا دِل مسجد ہی میں اٹکا ہوا ہو، ایک نماز پڑھ لی، اب دوسری کا انتظار ہو، یہ ہے مسجد میں دِل لگنا، دِل کا مسجد میں مُعَلّق رہنا اور جس کا دِل مسجد میں مُعَلّق رہتا ہے، اسے روزِ قیامت عرشِ اِلٰہی کے سائے میں راحت و آرام نصیب ہو گا۔

ایک اور ایمان افروز **حدیثِ پاک** سنیئے! رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس طرح کوئی شخص کھو جائے (اس کے گھر والے اسے تلاش کرتے پھریں

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 186۔

مگر اس کا کہیں پتا نہ چلے، پھر کافی عرصے کے بعد وہ کھویا ہوا شخص گھر واپس آئے تو) **جتنی خُوشی اُن** گھر والوں کو ہوتی ہے، اللہ پاک اس بندے سے اُتنا ہی خوش (***Happy/Glad***) ہوتا ہے جو مسجد کو ذکر و نماز کے لئے اپنا گھر بنالیتا ہے۔(1)

اللہ پاک ہمیں مسجد کی محبّت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اللہ والوں کی مبارک عادات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین، صحابہ، تابعین اور دیگر نیک لوگوں کی سیرت پڑھیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ اللہ والے مسجدوں کے ساتھ کیسی وابستگی اور محبّت رکھتے تھے۔ آیئے! اس تعلق سے اللہ والوں کی 4 مبارک عادات سنتے ہیں:

(1): پہلی عادَت: زیادہ وقت مسجد میں گزارنا

اللہ والوں کی مبارک عادَت تھی کہ یہ حضرات اپنا زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارنا پسند فرماتے تھے بلکہ امام شعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے لکھا ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندے مسجد کے قریب گھر بنانے کو پسند فرماتے تھے تاکہ مسجد میں جانے اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارنے میں آسانی رہے ❁ حضرت عطاء بن ابو رَباح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 40 سال تک مسجد کو اپنا گھر بنائے رکھا (یعنی مسجد ہی میں رہے، بِلا ضرورت مسجد سے نکلے ہی نہیں) ❁ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ (کو مسجد سے ایسی محبّت تھی) فرمایا کرتے تھے: اگر طبعی حاجات نہ ہوتیں تو میں مسجد سے کبھی باہَر نہ نکلتا ❁ حضرت ابوصادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مسجد میں بیٹھنا لازِم پکڑ لو! کیونکہ مسجد میں بیٹھنا نبیوں کا طریقہ ہے۔(2)

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعت، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاۃ، صفحہ: 136، حدیث: 800۔

2 ...تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّین، الباب الثالث من جملۃ اخری من الاخلاق صفحہ: 137 بتقدیم وتاخیر۔

کاش! ہمیں بھی یہ سَعَادت ملے، ہم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارنے کی عادَت بنائیں۔ ہمارا حال ایسا ہے کہ پارکوں میں دِل لگتا ہے، ہوٹلوں پر دِل لگتا ہے، کھیل کے میدانوں میں، فضولیات میں بلکہ مَعَاذَاللہ! گُناہوں بھرے کاموں میں دِل لگتا ہے، ہاں! دِل نہیں لگتا تو مسجد میں نہیں لگتا۔ یہ حقیقت ہے، ہمارے معاشرے کا حال ایسا ہو گیا کہ کام، کاج سے فرصت مل جائے یا چھٹی کا دِن ہو تو ہم لوگ مختلف پروگرام بنا لیتے ہیں، کبھی دوستوں کے ساتھ پکنک پر جانا ہے، کبھی تفریح گاہوں کی زینت بننا ہے، کبھی کہیں کھانے کا پلان بن گیا تو کبھی گھومنے پھرنے کا پروگرام بن گیا۔ اللہ والوں کا انداز کیسا تھا؟ انہیں فرصت ملتی تو اللہ پاک کے گھر، مسجد میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ کاش! ہمارا بھی ایسا ذِہن (**Mindset**) بن جائے۔

مسجد کو اپنا گھر بنا لو!

حضرت اِبْنِ عمیر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا میں مہمان بن کر رہو اور مسجد کو اپنا گھر بنا لو (یعنی جیسے گھر میں دِل لگتا ہے، مسجد میں ایسے دِل لگاؤ)![1]

کیسی خوبصُورت بات ہے، ہم لوگ مسجد کے ساتھ ایسا تعلق (**Relation**) رکھتے ہیں جیسے مسجد کوئی مُسَافِر خانہ ہو، اذان ہوئی، مسجد میں آئے، نماز پڑھی اور واپس چلے گئے، یہ بھی اَقَلِّ قَلِیْل یعنی بہت تھوڑے لوگ کرتے ہیں، کتنے تو ایسے ہیں جو نمازوں کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ اللہ پاک انہیں توفیق بخشے اور ہمارے حال پر رحم فرمائے، خیر! جو نمازیں پڑھتے ہیں، ان کا بھی یہ حال ہے کہ آئے، نماز پڑھی اور چلتے بنے جبکہ ہماری دُکان، ہمارے گھر کے ساتھ ہمارا تعلق کیسا ہوتا ہے؟ اس کے بالکل اُلٹ...!! جس طرح ہمارا گھر

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، جلد: 1، صفحہ: 438، حدیث: 1252۔

میں دِل لگتا ہے، اس طرح مسجد میں نہیں لگتا۔ یہ ہمارا حال ہے لیکن پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کیا فرمارہے ہیں؟ مسجد کو اپنا گھر بنالو...!!

گویا ہمیں یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ جو تعلق ہم آج اپنے گھر کے ساتھ رکھتے ہیں، جیسی دِل کی وابستگی گھر کے ساتھ ہے، ایسی وابستگی مسجد کے ساتھ اپناؤ! اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مرتبہ اپنے حَوّاریوں کو فرمایا: (اے حَوّاریو...!! اپنے) گھروں کو منزل (یعنی عارضی قیام گاہ) بناؤ! اور مسجدوں کو اپنا مستقل ٹھکانہ بنالو...!![1]

لہٰذا کوشش کیجئے! جب بھی فرصت ملے، مسجد میں حاضِر ہو جائیں، جب تک مسجد میں اعتکاف کی نیت کے ساتھ رہیں گے، اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! نیکیوں کا میٹر چلتا رہے گا، شیطان سے بھی حفاظت (Safety) رہے گی کہ مسجد شیطان سے بچنے کے لئے مضبوط ترین قلعہ (Strongest Fort) ہے، جب تک مسجد میں رہیں گے دُنیا کے فضول کاموں سے بھی بچت رہے گی، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجد کی فِضا ایمان کے لئے بہت فائدے مند (Beneficial) ہے (کہ اس سے ایمان مضبوط ہوتا ہے)[2] ❁ حضرت سعید بن مُسَیِّب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ جب تک مسجد میں رہتا ہے، فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔[3] سُبْحٰنَ اللہ!

(2): دوسری عادَت: مسجد میں پہلے آنا اور بعد میں جانا

اللہ والوں کی دوسری اچھی عادَت (Good Habit) یہ ہے کہ یہ ذی وقار حضرات

1... تاریخ مدینہ دمشق، عیسیٰ بن مریم، رقم: 5519، جلد: 47، صفحہ: 423۔
2... تفسیرِ نعیمی، پارہ: 2، البقرہ، زیرِ آیت: 153، جلد: 2، صفحہ: 82 بتغیر قلیل۔
3... تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّین، الباب الثالث من جملۃ اخری من الاخلاق، صفحہ: 137۔

مسجد میں سب سے پہلے آتے اور سب سے بعد میں مسجد سے جایا کرتے تھے۔ یعنی ہمارے آج کل کے حال کا بالکل اُلٹ انداز تھا۔ ہم لوگ سب سے آخر میں مسجد میں آتے ہیں اور سب سے پہلے نکل جاتے ہیں، جمعہ کے دِن کا ہی انداز دیکھ لیجئے! حالانکہ جمعہ عید کا دِن ہے، جمعہ کے دِن کی ایک نیکی 70 نیکیوں کے برابر ہوتی ہے اس کے باوُجود ہمارے ہاں لوگ جمعہ پڑھنے کے لئے کب آتے ہیں؟ عین خطبے کے وقت بلکہ بعض تو بھاگ دوڑ کر بمشکل خطبے میں شامِل ہوتے ہیں اور واپس کب جاتے ہیں؟ جیسے ہی فرض ادا کئے، سلام پھیرا، دُعا کا بھی انتظار نہیں کرتے، جو تا پہنا اور وہ گئے...!!

اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ اللہ والوں کا یہ مبارک انداز تھا کہ یہ نیک بندے سب سے پہلے مسجد میں آتے اور سب سے آخر میں مسجد سے نکلا کرتے تھے۔

بیٹے کو مسجِد سے چمٹے رہنے کی تلقین

حضرت ابو دردا رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنے شہزادے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے، بلاشبہ میں نے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسجدیں متقیوں (یعنی پرہیز گاروں) کے گھر ہیں اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ پاک اس کی مغفرت، رحمت اور سُوئے جنت لے جانے والے پُل صراط سے بحفاظت گزارنے کا ضامن بن جاتا ہے۔(1)

فرشتوں کے چند پاکیزہ اوصاف

علّامہ نجم الدِّین غزّی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ❁ مسجد کو لازِم پکڑ لینا ❁ عبادت کے

---

1 ... مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الزہد، باب ماجاء فی لزوم المساجد، جلد:8، صفحہ:172، حدیث:1۔

ذریعے مسجد کو آباد رکھنا ❁ مسجد کی طرف آنے میں جلدی کرنا اور ❁ دیر سے مسجد سے نکلنا فرشتوں کے پاکیزہ اَوصاف ہیں۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: فرشتے بھی ہماری مسجدوں میں آتے ہیں، یہاں اللہ پاک کی تسبیح کرتے ہیں اور جو بندہ مسجد میں بکثرت آتا ہے، زیادہ دَیر رُکتا ہے، فرشتے اس سے محبّت بھی کرتے ہیں۔ **حدیثِ پاک** میں ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک مسجدوں کے کچھ اوتاد ہیں (یعنی ایسے لوگ ہیں، جن کے دَم سے مسجد آباد رہتی ہے)، فرشتے اُن کے پاس بیٹھتے ہیں، اگر یہ کہیں غائِب ہو جائیں تو فرشتے انہیں ڈھونڈتے ہیں، اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر کسی مشکل میں ہوں تو اُن کی مدد کرتے ہیں۔(2)

مسجد کے شیدائی کے لئے فرشتوں کا جلوس

امام اِبْنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے **کِتَابُ الزُّہد** میں روایت ذِکْر کی، لکھتے ہیں: جو بندہ سب سے پہلے مسجد میں آنے اور آخر میں نکلنے کا عادِی ہو، اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے جھنڈا اُٹھائے اس کے آگے آگے چلتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ جاتا ہے، پھر فرشتے اسی حالت پر رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ دوبارہ مسجد میں جانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے پھر جھنڈا اُٹھائے اس کے آگے آگے چلتے ہیں۔(3)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی نِرالی شان ہے۔ کاش! ہم بھی یہ انداز اپنالیں، جیسے ہی اذان ہوئی

---

1 ...حُسْنُ التَّنَبُّہ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہ، ومنہا لزوم المساجد...الخ، جلد: 1، صفحہ: 265۔
2 ...مسندِ امام احمد، جلد: 4، صفحہ: 572، حدیث: 9664۔
3 ...کتاب الزہد لابن المبارک، صفحہ: 363۔

بلکہ اذان ہونے سے بھی پہلے مسجد کے لئے نکل پڑیں، سب سے پہلے مسجد میں پہنچنے کی کوشش کریں، پھر نماز کے بعد بھی کچھ وقت مسجد میں گزارنے کی عادت بنائیں، نماز کے بعد ذِکْرُ اللہ کر لیں، درودِ پاک پڑھ لیں، قرآنِ کریم کی تِلاوت کر لیں اور کافِی سارا وقت مسجد میں گزارنے کے بعد مسجد سے نکلا کریں۔ اللہ پاک ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(3): مسجد کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا

اللہ والوں کی تیسری اچھی عادت ہے کہ یہ برگزیدہ بندے مسجد کی صَفَائی ستھرائی (*Cleanliness/Neatness*) کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے۔ یہ بھی سُنّتِ انبیا ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَعَہِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (پارہ:1، البقرۃ:125)	ترجَمہ کنزُالعرفان: اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں مشہور مُفَسِّر، حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مسجدوں کو گندگی اور کوڑے سے پاک رکھنا بہت ضَروری ہے کیونکہ **مسجد کی تعظیم کَعْبَۂ مُعَظَّمہ کی طرح** ہے اسی لیے کعبہ کی طرح مسجد کی چھت پر بھی بِلا ضَرورت چڑھنا منع ہے اور کعبہ کی صفائی کا تو اس آیت میں حکم دیا گیا لہٰذا تمام مسجدوں کے لیے بھی یہی حکم ثابِت ہو گا۔ (1)

1... تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرہ، زیرِ آیت:125، جلد:1، صفحہ:714۔

مسجد کی صفائی کا انوکھا جذبہ

حضرت علی خوّاص رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اللہ پاک کے ولی تھے، آپ کی عادت کریمہ تھی کہ شہر کے باہر وہ مسجدیں جہاں کوئی نماز پڑھنے والا نہیں ہوتا، مُسافِر حضرات کبھی کبھار گزرتے ہوئے وہاں نماز پڑھ لیتے ہیں، حضرت علی خَوّاص رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ان مسجدوں کی صَفائی ستھرائی کیا کرتے تھے۔ وہاں جھاڑو دیتے، مسجد کا فرش صاف کرتے، چھت کی صفائی کرتے، مسجد کا وُضو خانہ، یہاں تک کہ واش رُوم بھی صاف کیا کرتے تھے۔ آپ نے اس کام کے لئے دِن مقرر کر رکھے تھے، جمعرات اور جمعہ کے دِن آپ صبح سویرے گھر سے نکل جاتے اور (شام تک مسجدوں کی صَفائی میں مَصرُوف رہتے) پھر مغرب کی نماز کے بعد واپس لوٹا کرتے تھے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کاش! ہم بھی مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کیا کریں۔ سُلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ جنَّت نِشان ہے: جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (2)

اللہ پاک ہمیں بھی عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ کاش! ہم بھی مسجد کی صَفائی ستھرائی کیا کریں۔ ہمارے ہاں آج کل مسجد کی صفائی کے لئے خادِم رکھے جاتے ہیں، یہ بھی دُرُست ہے، جائِز ہے، البتہ جب جب موقع ملے خُود بھی صفائی کی سَعادت پالینی چاہئے، کبھی مسجد کی صفیں جھاڑ دِیں، کبھی مسجد میں جھاڑو لگا دی، موقع ملے تو مسجد کے وُضو خانے اور واش رُوم وغیرہ کی صَفائی کرنا بھی یقیناً سَعادت کی بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم پکّا ذِہن

---

1 ...لَوَاقِحُ الْاَنْوَار، العہد الحادی والعشرون فی المحافظۃ علی طہارۃ المساجد، جلد: 1، صفحہ: 142۔

2 ...ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب تطہیر المساجد...الخ، صفحہ: 130، حدیث: 757۔

بنائیں اور تَوَجُّہ رکھا کریں تو بہت آسانی کے ساتھ بھی مسجد کی صَفائی کا ثواب کما سکتے ہیں، مسجد میں صفائی کے باوُجُود بھی بعض دفعہ کوئی تنکا وغیرہ رہ جاتا ہے، تَوَجُّہ رکھیں، کوئی تنکا وغیرہ پڑا دیکھیں تو اُٹھا لیں، میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی عادتِ کریمہ ہے کہ آپ اپنی جیب میں شاپر رکھتے ہیں، جہاں کوئی تنکا یا بال وغیرہ نظر آئے، اُٹھا کر شاپَر میں ڈال لیتے ہیں۔[1] یہ انداز اختیار کر کے بھی مسجد کی صَفائی کا ثواب کمایا جا سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(4): مسجد کا احترام کرنا

مسجد سے متعلق اللہ والوں کی چوتھی اچھی عادَت ہے: **مسجد کا اَدب و احترام کرنا**۔ یہ بہت ہی ضروری بات ہے کیونکہ مسجد کی بے ادبی کے سبب نیکیاں ضائع (**Waste**) ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ ہمارے بزرگانِ دِین، اللہ پاک کے نیک بندے مسجد کا بہت ادب و احترام کیا کرتے تھے ❁ ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی مسجِد میں کسی چیز سے ٹیک لگائی نہ اس میں پاؤں پھیلائے اور نہ ہی اُس میں کبھی دُنیوی بات چیت کی[2] ❁ حضرتِ خلف بن اَیوب رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک لڑکے نے حاضر خدمت ہو کر کوئی دنیاوی بات پوچھی، آپ اُٹھ کر مسجد سے باہر تشریف لے گئے پھر اس لڑکے کی بات کا جواب ارشاد فرمایا۔ جب آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: میں مسجد میں دنیاوی بات کرنے کو ناپسند کرتا ہوں[3] ❁ اسی طرح حضرت علی بن

---

1 ...پیکرِ شرم و حیا، (تذکرۂ امیر اہلسنت، قسط:7)، صفحہ:17۔

2 ...تَنْبِیْہُ الْغَافِلِین، باب حرمۃ المساجد، صفحہ:174۔

3 ...تَنْبِیْہُ الْغَافِلِین، باب حرمۃ المساجد، صفحہ:174 ملتقطًا۔

خوّاص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد کے آداب اور اس کے احترام کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔

ایک ولیِّ کامل کی چند مبارک ادائیں

❁ آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب بھی مسجد میں آنا ہوتا تو گھر سے وُضُو کرکے آتے، بے وُضُو ہونے کی حالت میں مسجد کے دروازے سے اندر آنا بھی آپ کو گوارا نہیں تھا[1] ❁ جب مسجد میں تشریف لے آتے تو مسجد کی بے ادبی کے خوف سے تھر تھر کانپا کرتے تھے[2] ❁ جب نماز وغیرہ سے فارِغ ہو کر مسجد سے نکلتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے مسجد میں سلامتی کے ساتھ رہنے (یعنی مسجد کی بے ادبی سے بچنے) کی توفیق عنایت فرمائی[3] ❁ اسی طرح حضرت علی خوّاص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اکیلے مسجد میں جانا پسند نہیں فرماتے تھے، آپ مسجد کے دروازے پر آکر رُک جاتے، جب کوئی دُوسرا شخص آتا تو اس کے پیچھے پیچھے مسجد میں داخِل ہوتے اور فرمایا کرتے: میں اس لائق نہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضِر ہو سکوں (اس لئے دوسروں کے تابع ہو کر آجاتا ہوں)۔[4]

اللہ اکبر! کیسے انوکھے انداز ہیں، غور فرمائیے! کہ یہ اللہ پاک کے نیک بندے کس قدر مسجد کے آداب کا لحاظ رکھا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم مسجد کے آداب کا خوب لحاظ رکھیں۔ آج کل معلومات (**Information**) کی بہت کمی ہے، مسجد کے آداب کیا ہیں، لوگوں کو اس کی معلومات ہی نہیں ہوتی، مسجد میں آتے ہیں، یقیناً نیکی کی نیت سے ہی آتے ہوں گے مگر معلومات کی کمی (**Lack of Information**) کے سبب مسجد کی

---

1 ...لَوَاقِحُ الْاَنْوَار، العھد العاشر فی اکرام المساجد، جلد:1، صفحہ:114۔
2 ...لَوَاقِحُ الْاَنْوَار، العھد العاشر فی اکرام المساجد، جلد:1، صفحہ:114۔
3 ...لَوَاقِحُ الْاَنْوَار، العھد العاشر فی اکرام المساجد، جلد:1، صفحہ:114۔
4 ...لَوَاقِحُ الْاَنْوَار، العھد العاشر فی اکرام المساجد، جلد:1، صفحہ:114 بتغیر قلیل۔

بے ادبیاں کر رہے ہوتے ہیں، آتے ہیں نیکیاں کمانے مگر نیکیاں گنوا کر چلے جاتے ہیں۔

مسجد کی بے ادبی کی چند صُورتیں

(1): مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا مثلاً ❁ مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا مسجد کی سخت بے ادبی ہے۔ **تفسیر مدارک شریف** میں ہے کہ رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو اِس طرح کھاجاتا ہے جس طرح چوپایہ گھاس کو کھا جاتا ہے[1] ❁ سرکار دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی تم اُن کے ساتھ مت بیٹھو کہ اُن کو اللہ پاک سے کچھ کام نہیں[2] ❁ امام احمد رضاخان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ پاک اُس کے 40 برس کے (نیک) اعمال اکارت (یعنی برباد) فرمادے۔[3]

(2): مسجد میں ہنسنا ❁ اسی طرح مسجد میں ہنسنا بھی احترامِ مسجد کے خِلاف ہے مگر لوگ مسجد میں اونچی اونچی قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔[4] اللہ اکبر! جب مسجد میں ہنسنے کا یہ حال ہے تو وہاں قَہقَہہ لگانے کا کیا وَبال ہوگا؟ ہاں مسجد میں ضرورتاً مسکرانا منع نہیں ہے، **مسکرانے کی تعریف** یہ ہے: کہ اِس طرح ہنسنا کہ آواز نہ خود کو سنائی دے نہ ساتھ والے کو۔[5] **ہنسنے کی تعریف** یہ ہے: کہ اِتنی

---

1 ...کشف الخفاء، جلد: 1، صفحہ: 315، حدیث: 1119۔
2 ...شُعَبُ الایمان، باب فی الصلوات جلد: 3، صفحہ: 86، حدیث: 2962۔
3 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 16، صفحہ: 311۔
4 ...مسندِ فردوس، جلد: 2، صفحہ: 431، حدیث: 3891۔
5 ...کتاب التعریفات، صفحہ: 113۔

آواز سے ہنسنا کہ خود اپنی آواز سنے ساتھ والے کو آواز نہ آئے۔(1) اور **قہقہہ** یعنی اِتنی آواز سے ہنسنا: کہ دوسرا ہوتا تو وہ بھی سن لیتا۔(2) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔(3)

(3): مسجد کو بدبودار کرنا ❁ اسی طرح مسجد کو ہر قسم کی بدبُو سے بچانا واجِب اور مسجد میں بدبُو پھیلانا **سخت ناجائز** ہے۔ یہاں تک کہ مُنہ سے بدبو آتی ہو تو **مسجِد کا داخِلہ حرام** ہے ❁ کچی مولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز جس کی بُو ناپسند ہو، اسے کھا کر مسجد میں اس وقت تک جانا **جائز نہیں** جب تک ہاتھ منہ وغیرہ میں بُو باقی ہو کیونکہ اس سے فرشتوں اور دیگر نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے ❁ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی بدبودار بارُود والی ماچس کی تِیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ **حدیث** میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت (**Raw Meat**) لے جانا جائز نہیں۔(4) حالانکہ کچّے گوشت کی بو بَہُت ہلکی سی ہوتی ہے۔(5)

(4): میلا لباس پہن کر مسجد میں آنا ❁ اسی طرح میلا کچیلا لباس پہن کر بھی مسجد میں نہیں آنا چاہئے، اس سے بھی بعض اوقات بدبُو (**Bad Smell**) اُٹھ رہی ہوتی ہے۔ ویسے بھی میلا لباس پہن کر مسجد میں آنا ایک باادب شخص کو زیب نہیں دیتا۔ ہم ذرا غور تو کریں؛ ہم جب صبح آفس جاتے ہیں، شادِی بیاہ میں شرکت ہوتی ہے، بڑے افسروں کے ہاں جانا

1 ...کتاب التعریفات، صفحہ: 211۔

2 ...کتاب التعریفات، صفحہ: 261۔

3 ...وَسَائِلُ الوُصُوْل، الباب الثانی، الفصل الثامن، صفحہ: 97۔

4 ...ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب ما یکرہ فی المساجد، صفحہ: 129، حدیث: 748۔

5 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 16، صفحہ: 232۔

ہوتا ہے تو ہم کیسا لباس پہن کر جاتے ہیں مگر افسوس! جب اپنے پاک پروردگار کی بلند بارگاہ میں حاضِری ہوتی ہے، اس وقت ہم تیار ہونے اور اچھے لباس وغیرہ کی فِکْر ہی نہیں کرتے۔

(5): بچوں کو مسجد میں لانا اسی طرح چھوٹے ناسمجھ بچوں کو مسجد میں لانا بھی احترامِ مسجد کے خِلاف اور ناجائز ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مسجدوں کو بچّوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے سے بچاؤ۔[1]

(6): نظافت کا خیال نہ رکھنا اسی طرح مسجد میں کسی قسم کا کُوڑا ڈالنا بھی بے ادبی ہے۔ یہاں تک کہ مسجد میں معمولی سا تنکا بھی نہیں پھینک سکتے۔ عُلَما فرماتے ہیں: مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے جس قَدَر تکلیف اِنسان کو اپنی آنکھ میں خَس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے[2] اسی طرح مسجد میں اَعْضائے وُضُو سے وُضُو کے پانی سے قطرے گرانا ناجائز و گُناہ ہے۔[3] لوگوں کو اس کی معلومات ہی نہیں ہوتی، وُضُو کرتے ہیں اور یونہی ہاتھ جھاڑتے ہوئے مسجد میں آجاتے ہیں، مسجد میں وُضُو کے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے ہیں، گیلے پاؤں قالین اور چٹائیوں پر پڑتے ہیں تو قالین (**Carpets**) بھی آلودہ (**Dusty**) ہو جاتے ہیں۔ اس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

(7): مسجد میں شور کرنا اسی طرح مسجد میں شور شرابا کرنا بھی **بے ادبی** ہے۔ یہاں تک کہ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو یہ بھی **منع** ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کا بھی

---

1 ... ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باما یکرہ فی المساجد، صفحہ: 129، حدیث: 750۔
2 ... جذب القلوب، صفحہ: 222۔
3 ... فیضانِ نماز (فیضانِ سنت جلد: 3 کا ایک باب)، صفحہ: 244۔

لازمی خیال رکھنا چاہئے۔ مسجد کے فرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے اور چادر یا رومال وغیرہ سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو (مسجد کی صفائی کرنے والوں کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے)۔[1]

کرو مسجدوں کا ادب میرے بھائی!
کہ تم پر بھی ہو فضلِ رب میرے بھائی!

اللہ پاک ہمیں مسجد کے ساتھ کامِل وابستگی نصیب فرمائے، ہمارا مسجد میں دِل لگا کرے۔ کاش! مسجد میں بکثرت آنے والے بن جائیں، زیادہ وقت مسجد میں گزارنے والے بن جائیں۔ کاش! کاش! مسجد کا ادب و احترام کرنے، اسے آباد رکھنے، اس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنے اور ہر قسم کی بے ادبی سے بچنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، نیکیوں کا جذبہ پانے اور نمازِ باجماعت کی عادت پختہ کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے دینی ماحول سے وابستہ (**Linkup**) ہو جائیے، اللہ پاک کے فضل سے، اُس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسان اور اَوْلیائے کرام کے فیضان سے دعوت اسلامی الحمد للہ! **مسجد بھرو تحریک** ہے، الحمد للہ! **دعوتِ اسلامی** مسجدیں بناتی بھی اور انہیں آباد بھی کرتی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ مِل کر "**اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**" میں لگ جائیے، خوب بڑھ چڑھ کر 12 دینی کاموں میں حِصّہ لیجئے اور دُنیا و آخرت

1 ... فیضانِ نماز (فیضانِ سنت جلد: 3 کا ایک باب)، صفحہ: 244 خلاصۃً۔

کی برکتیں لوٹیے!

نیکی کی دعوت دینا، اس راہ میں مشقت اُٹھانا سُنّتِ انبیا ہے: دِین کا کام مشکلات اُٹھا کر، قربانیاں دے کر ہی ہوتا ہے انبیائے کرام صحابۂ کرام نیک لوگ نیکی کی دعوت دینے کے لئے گھروں سے نکلتے دور دُور علاقوں میں جاتے ہجرت کرتے اور مشقت اُٹھا کر دِین کا پیغام عام کیا کرتے تھے پہلوں کی قربانیوں ہی سے ہم تک دِین پہنچا ہے **عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اسی راہ پر ہے:** دُنیا بھر میں دِین کا پیغام عام کرنے کے لئے لاکھوں عاشقانِ رسول مدنی قافلے کی صُورت میں مُلک مُلک، شہر شہر، گاؤں گاؤں جاتے اور نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں مدنی قافلوں کی برکت سے کئی کافِر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں لاکھوں کی زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئی ہے اَلحمدُ لِلّٰہ! 3 دِن، 12 دِن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے قافلے سَفَر کرتے رہتے ہیں **آپ بھی مدنی قافلے میں سَفَر کیا کیجئے!** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی مدنی قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے سنّتیں سکھائی جاتی ہیں تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے قافلے کی برکت سے دُعائیں قبول ہونے مشکلات ٹلنے بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ایسا بھی ہوا کہ مدنی قافلے میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا ہم مدنی قافلے میں سَفَر کریں، کیا معلوم ہم پر بھی کرم ہو جائے۔ کم از کم ہر ماہ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سَفَر کی نِیّت کر لیجئے! بلکہ بہتر ہو گا کہ ابھی نِیّت لکھوا دیجئے!

نشے باز کی اِصلاح ہوگئی

کراچی کے ایک شخص چھوٹی عُمر سے نَشے کے عادی(**Drug Addicted**) ہو گئے تھے، صُبح ناشتے کی جگہ چرس(**Marijuana**) اور ہیر وئن کا نشہ کیا کرتے، کئی بار ڈاکٹروں سے علاج(**Treatment**) کروایا لیکن نشہ چھوٹ نہ سکا، دیگر گُناہوں کی دلدل میں بھی پھنسے ہوئے تھے، شادی کے بعد بیوی بچے بھی ان کی وجہ سے پریشان رہتے، کسی طرح رَبیع الاوّل میں **عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی** میں پہنچ گئے، وہاں ایک بڑی عمر کے مبلغ دعوتِ اسلامی نے ان پر شفقت کی اور ان کا ذہن(**Mindset**) بن گیا کہ میں 12 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا، مَدَنی قافلے میں شُروع شُروع میں ان کو نشہ نہ کرنے پر تکلیف تو ہوئی، نہ ٹھیک سے نیند آتی تھی، نہ بھوک لگتی تھی لیکن یہ عبادت میں لگے رہے اور رو رو کر اپنے گُناہوں کی معافی مانگتے رہے، 4 یا 5 دن کے بعد ان کو بُھوک لگنا شروع ہوئی اور رات میں نیند بھی آنے لگی، **مَدَنی قافلے میں سفر کی برکت** سے نشے سے ان کی جان چھوٹی، بلکہ یہ 5 وَقت کی فَرض نماز بلکہ تہجُّد اور اِشراق و چاشت بھی پڑھنے لگے، سر پر عمامہ شریف بھی سجالیا، ان کا کہنا ہے کہ **دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں آکر مجھے ایک نئی زندگی ملی** الحمد للہ میرے بیوی بچے بھی اب مجھ سے خوش ہیں۔

اے شرابی تو آ، آ جُواری تو آ | چُھوٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو[1]

”اَوقاتُ الصَّلٰوۃ“ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** اِسمارٹ فون(**smart phone**) کے ذریعے بھی عِلمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 677۔

حوالے سے دَعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل اپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں، اِن میں سے ایک اپلی کیشن ہے:**Prayer Times**(یعنی اَوقاتُ الصّلوٰۃ)۔ اس اپلی کیشن کی مدد سے نمازوں کے اَوقات معلوم کئے جاسکتے ہیں، اس میں کمپاس بھی دیا گیا ہے، جس کی مدد سے قبلے کی دُرست سمت معلوم کی جاسکتی ہے، اس کے عِلاوہ ڈیجیٹل تسبیح، اسلامی کیلنڈر، مختلف اَوراد و وَظائِف وغیرہ بھی شامِل ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کرلیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”سچ بولنا سُنّتِ مصطفٰے ہے“

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ (2) (2): آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: جنّتی عمل کون سا ہے؟ فرمایا: سچ بولنا۔ (3)

اے عاشقانِ رسول! سچ بولنا سُنّتِ مصطفٰے ہے ✿ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے

---

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب...الخ، صفحہ:1405، حدیث:2607۔
3 ... مسند امام احمد، جلد:2، صفحہ:589، حدیث:6652۔

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے ✿ اسی وجہ سے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو **صادق وامین** کے لقب سے جانتے تھے ✿ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ابھی ایمان نہ لائے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتے ہی پکار اٹھے: **وَجْهُهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ** یہ مبارک چہرہ جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اسلام قبول کرلیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! **جھوٹ بولنا گُناہ ہے**، ہم نے سُنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سچ ہی بولنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا | چاہیئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیئے چشمِ نم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو[1]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

عَلّامہ اَحمد صاوِی رحمۃُ اللهِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عنہ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔(3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

1 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

2 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

3 ...التر غیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

(1) ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
(2) ... تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔